شروح، تعلیقات وحواشی اور امالی وتقاریر لکھی اور ضبط کی گئی ہیں، زیر نظر کتاب جو جامعہ فریدیہ کے استاذ مفتی محمد طارق کی تالیف ہے، بھی اس کی جلد ثانی کی شرح ہے، جو ابواب الاطعمہ تا ابواب القدر کی احادیث کی شرح پر مشتمل ہے، اس شرح کی تالیف وترتیب میں بقول شارح ان امور کا اہتمام کیا گیا ہے۔

۱-ہر حدیث پر اعراب اور اس کا بامحاورہ اُردو ترجمہ۔

۲-مستقل الفاظ کے معنی۔

۳-عنوان لگا کر احادیث کی تشریح۔

۴-فقہی مسائل کا ذکر دلائل اور حوالوں کے ساتھ۔

۵-عام فہم انداز میں تشریح۔

۶-تطویل سے اجتناب۔

حدیث کی شرح میں ان کا اسلوب یہ ہے کہ وہ سب سے پہلے بغیر سند کے حدیث کا مشکول متن ذکر کرکے اس کا سلیس اور معنی خیز ترجمہ ذکر کرتے ہیں، اس کے بعد حدیث میں مذکور مشکل کلمات کی لغوی تشریح کرکے پھر مختلف عنوانات کے ذریعے حدیث کی شرح کرتے ہیں، حدیث میں مذکور مسائل میں اگر ائمہ کے درمیان اختلاف ہو تو اختصار اور جامعیت کا لحاظ رکھتے ہوئے اس کو دلائل کے ساتھ بیان کرتے ہیں، قول راجح کی وجوہ ترجیح ذکر کرنے کے ساتھ مرجوح قول کے دلائل کے جواب بھی دیتے ہیں۔

شرح کا اسلوب سہل اور مدرسانہ ہے، اختصار وجامعیت دونوں کا خصوصی خیال رکھا گیا ہے، متعلقہ ابواب کی احادیث کی شرح میں کوئی تشنگی نہیں چھوڑی گئی، اس اعتبار سے یہ ایک مفید شرح ہے۔ البتہ احادیث ومسائل کی تخریج کا مکمل اہتمام نہیں کیا گیا، اس جلد کے اگلے ایڈیشن اور اگلی جلدوں میں اگر اس کا اہتمام ہو جائے تو یہ ایک تحقیقی شرح بن جائے گی۔ باقی کتاب کی طباعت واشاعت معیاری ہے اور سیٹنگ میں سلیقہ مندی کا خاص خیال رکھا گیا ہے۔

عکس پیغمبر ﷺ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ: تالیف: مفتی ابوالحسن محمود احمد قریشی، ناشر: سید شاہد علی شاہ بخاری، صفحات: ۲۷۰، سائز 23×36/16، قیمت: 250 روپے۔

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نام عبداللہ، ولدیت عثمان، کنیت ابوبکر اور لقب عتیق اور صدیق ہے، آپؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے بعد سب سے پہلے ایمان لائے، آپ کی پاکیزہ زندگی کی ایک ایک گھڑی اور اس کا ہر ہر پہلو اس قابل ہے کہ اس کو حرزِ جان بنایا جائے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہر گھڑی اور ہر مشکل کے ساتھی، یارِ غار، جنہیں اللہ تعالیٰ نے ''ثانی اثنین'' کا مبارک لقب دیا، جنہوں نے اپنا سب کچھ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر قربان کر دیا تھا، یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اعلان فرمایا:

''میں نے ہر کسی کے احسان کا بدلہ چکا دیا ہے، مگر ابوبکر کے احسان کا بدلہ اللہ تعالیٰ ہی آخرت میں چکائیں گے۔''
آپؓ، اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کے کامل پرتو اور عکس جمیل تھے، گفتار میں بھی اور کردار میں بھی۔ آپؓ کے ہر عمل میں، ہر ادا میں اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کے رفعتِ کردار کا دل آویز عکس موجود ہے۔

زیر تبصرہ کتاب میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حیات طیبہ کے اسی پہلو کو اجاگر کیا گیا ہے، فاضل مؤلف نے اس کتاب میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی زندگیوں میں مشابہت ومماثلت کے دو صد سے زائد واقعات پچاس سے زائد مستند تاریخی کتب کی مدد سے تحریر کئے ہیں۔ ہر واقعہ باحوالہ لکھا گیا ہے، کتاب میں جن شخصیات، مقامات اور اقوام وقبائل کا تذکرہ آیا ہے، حاشیہ میں ان کا مختصر تعارف بھی ذکر کیا گیا ہے، بہر حال یہ ایک دلچسپ اور اچھوتا موضوع ہے، جس کے ساتھ فاضل مؤلف نے خوب خوب انصاف کیا ہے اور اس کا حق ادا کرنے کی بھرپور کوشش کی ہے، ان کا اندازِ بیان بھی دلکش اور عام فہم ہے، عام مسلمانوں کیلئے اس کا مطالعہ مفید ہے۔ البتہ پروف ریڈنگ کی غلطیاں کھٹکتی ہیں، نیز سیٹنگ وطباعت میں بھی سلیقہ مندی عنقاء ہے۔

☆☆☆

فوجی کی ٹانگ گھٹنے تک گلی ہوئی تھی

جناب محمد حسین خان ایم اے لکھتے ہیں۔ آج سے تقریباً سال قبل کا واقعہ ہے کہ ایک فوجی نوجوان لاہور سے چوبرجی کے پاس بس کے انتظار میں کھڑا تھا، ان دنوں رائیونڈ کا تبلیغی اجتماع تھا۔ تبلیغ والوں کی بسیں گزر رہی تھیں۔ فوجی ہاتھ دیتا رہا، کوئی بس رک نہیں رہی تھی۔ ایک بس والے نے بس روک کر فوجی کو بٹھالیا۔ راستے میں کسی نے اسے تبلیغی اجتماع میں شرکت کی دعوت دی۔ فوجی نوجوان نے خرابی صحت کا عذر پیش کیا۔ دعوت دینے والے نے کہا، آپ کی صحت تو قابل رشک ہے۔ آپ اجتماع میں شرکت نہ کریں، لیکن جھوٹ نہ بولیں۔ اس پر فوجی نے اپنی پتلون کا ایک پائنچہ اونچا کر کے اپنی ٹانگ دکھائی تو معلوم ہوا ٹخنے سے گھٹنے تک ٹانگ گلی ہوئی ہے۔ جیسے جلی ہوئی ہو، بس میں سوار سب لوگ متوجہ ہو گئے اور فوجی نوجوان سے حقیقت حال دریافت کیا۔ اس نے بتایا۔ ۱۹۶۵ء کی جنگ کے دوران اس کی نائٹ ڈیوٹی چونڈہ کے قبرستان کے پاس تھی۔ سنگین لگی ہوئی رائفل اور بیٹری میرے پاس تھی، ایک قبر سے چیخوں کی آواز مجھے سنائی دی۔ تجسس حال کے لئے میں نے سنگین سے قبر میں سوراخ کیا تو یہ دیکھ کر حیران رہ گیا کہ مردہ کی کھوپڑی پر ایک بڑا سا بچھو ڈنگ مار رہا ہے جس سے ہڈیوں کا ڈھانچہ اچھلتا ہے اور چیخوں کی آواز آتی ہے۔ میں نے سنگین سے بچھو کو کھوپڑی سے علیحدہ کیا۔ تو بچھو قبر سے باہر نکل آیا۔ اور میرا تعاقب کرنے لگا۔ میں گاؤں کی طرف بھاگا۔ گاؤں سے باہر پانی سے بھرا ہوا چھپڑ (جوہڑ) تھا میں اس میں داخل ہو گیا۔ دوسری طرف میری ٹانگ ابھی چھپڑ میں تھی کہ بچھو بھی چھپڑ پر پہنچ گیا۔ بچھو نے پانی میں ڈنگ مارا تو پانی ابلنے لگا، میری جو ٹانگ پانی میں تھی وہ گل سڑ گئی، حکومت پاکستان کی طرف سے اس کا بہت علاج کیا گیا، مگر آرام نہ ہوا۔ پھر بغرض علاج مجھے امریکہ بھیجا گیا، مگر شفا نہیں ہوئی، عام لوگ جو بس میں سوار تھے، عذاب الٰہی کا یہ نمونہ دیکھ کر سکتے میں آگئے......

(فریدیہ میگزین ۲۵، ۱۱ اکتوبر ۱۹۹۲ء)